السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اہل اسلام اہل ہنود کے کسی اور مذہبی امور میں ان کی امداد کے لیے کچھ چندہ وغیرہ دے سکتے ہیں، یہاں ایک قریہ میں اہل ہنود بہ تعداد کثرت آباد ہیں اور وہ مندر کی تعمیر کے تحت میں مسلمانوں سے بھی چندہ طلب کرتے ہیں تو کیا ازروئے شریعت چندہ دینا جائز ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اہل ہنود کی کثرت کی وجہ سے آئندہ ناجائز سلوک کا خطرہ ہو۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!*

*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

ہندوؤں کے مذہبی امور عموماً شرکیہ وکفریہ ہوتے ہیں پس ان کے کسی مذہبی امور میں چندہ وغیرہ سے امداد کرنا جائز نہیں ہے، مندر کی تعمیر میں چندہ سے امداد کرنا تو شرک وکفر اور بت پرستی کی صراحةً اعانت وحمایت ہے جو قطعاً حرام ہے، ارشاد ہے۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (قرآن کریم)

اکثریت کی طرف سے آئندہ موہومی ناجائز سلوک کے اندیشہ اور خطرہ کی بنا پر شریعت نے شرک وبت پرستی معصیت اور اثم وعدوان کی اعانت وحمایت کی اجازت نہیں دی ہے، ایمان عزیز ہے اور آپ مومن کامل ہیں تو ان موہومی خطرات کو خاطر میں نہ لائیے۔

أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(عبید اللہ رحمانی، محدث دہلوی جلد نمبر ۸ ش نمبر ۴)

**مال حرام سے مسجد کی تعمیر کرنا:**

تعمیر مسجد مع خرید زمین اس کے مال حرام سے خواہ مال کسی سے ہو یا مال مغنی ومغنیہ ورشوت وغیرہ سے ہو جائز نہیں ہے کیوں کہ مال حرام اشخاص مذکورین کا حکم مال مغصوب میں ہے اور زمین تعمیر کی موجب ثواب نہ ہوگا، بلکہ نماز ایسی مسجد میں مکروہ ہے نزد ائمہ ثلاثہ کے اور نزدیک امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نماز زمین مغصوب میجائز ہے۔ چنانچہ مسلم الثبوت وشرح مولانا عبد العلی بحر العلوم وغیرہ میں مذکور ہے اور جو مسجد مال حلال سے پہلے تیار ہوئی اور بعدہٗ مال حرام سے حاجت مرمت کی پڑی اور مال حرام سے مرمت ہوئی تو مال حرام کا مسجد میں لگانا ممنوع ہے اور نماز اس میں مکروہ نہیں کیوں کہ اراضی مسجد مال حرام سے نہیں خرید ہوئی۔ وکسب ولمغنیۃ وغیرہ فی حکم المال المغصوب کذا فی النھایۃ وغیرہ من کتب الفقہ۔

(سید نذیر حسین (فتاویٰ نذیریہ قلمی)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

**جلد02**